بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایھا الذین آمنوا اطیعو اللہ وا طیعوا الرسول
ولا تبطلوا اعمالکم (سورۃ محمد)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابع داری کرو
(مخالفت کرکے) اپنے عمل برباد نہ کرو

حرمت تقلید قرآن وسنت اور آئمہ اربعہ کی نظر میں

مرتبہ عبدالغنی آل حسن

ناشر۔ شعبہ ء تبلیغ

کلیۃ القرآن والحدیث
اسحاق آباد چوک چورہٹہ
ڈیرہ غازی خان پاکستان

سلسلہ نمبر ۷ ایڈیشن نمبر ۳

پہلے مجھے پڑھیئے

آج کل تقلید اور عدم تقلید کے مسئلہ پر ہر جگہ بحث و مباحثہ دیکھنے میں آتا ہے بعض مسلمان تو تقلید کے ایسے پکے قائل ہیں کہ ان نزدیک قرآن و حدیث کو ڈائریکٹ پڑھ کر سمجھنا نا قابل ضمانت جرم ہے۔ اور وہ ہر معاملے میں اپنے اماموں کے قول و فعل کو اپنے لئے راہ نجات سمجھ بیٹھے ہیں۔

یہ لوگ تقلید کے مسئلہ پر اس قدر انتہا پسند بن گئے ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان یا اپنے نبی ﷺ کی نسبت سے "محمدی ﷺ" کہلانے کی بجائے جعفری، حنفی، شافعی اور حنبلی کہلانے پر فخر کرتے ہیں حالانکہ قرآن و حدیث میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں بلکہ اسلام نے فرقہ بندی کی شدید مخالفت کی۔ اب تو معاملہ انجا رسید کہ شعائر اللہ یعنی مساجد کی پیشانی پر بھی یہی نسبتیں کندہ نظر آتی ہیں۔ دوسری طرف ہمارے کچھ بھائی تقلید کو مطلق حرام سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جدید مسائل میں تحقیق اور تقلید کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں۔ ہمارا مسلک ان دونوں کے بین بین ہے۔ ہم غیر جامد تقلید کو جائز (بشر طیکہ وہ قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو) سمجھتے ہیں یہ کتاب بھی تقلید جامد کے خلاف لکھی گئی ہے اسی تناظر میں اس کتاب کو پڑھیں۔

اور ہم تمام مسلمانوں کو بھی یہی دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی صرف قرآن و سنت کی اتباع کریں

(مرتب)

تقلید کا لغوی معنی یہ لفظ عربی گرامر میں باب تفعیل سے مصدر ہے اس کی جمع تقالید یا تقلیدات آتی ہے اور اس کا معنی "قلاد، در گردن بستن" یعنی گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا، بلا سوچے سمجھے کسی کے پیچھے چلنا یا اندھا دھند کسی کی پیروی کرنا آتا ہے (کتب لغات)

اسلامی اصطلاح میں تقلید کے معنی :- "التقلید اتباع الغیر علی ظن انہ محق بلا نظر فی الدلیل" ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے مذہبی رہنما اور امام کی بلا دلیل پیروی کرنے کو تقلید کہتے ہیں یہ سمجھ کر کہ یہ امام بڑا عالم اور بلند مرتبے کا مالک ہے (نامی شرح حسامی حنفی مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۹۰)

تقلید اور تحقیق میں فرق تحقیق تقلید کا متضاد ہے جس کا معنی دریافت کرنا، کھوج لگانا، پوچھ گچھ، جانچنا اور موازنہ کرنا آتا ہے اس لیے حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں" معنی تقلید قبول قول من لا یدری ما قال من این قال۔ و ذالک لا یکون علماً۔ دلیلہ قولہ تعالٰی فاعلم انہ لا الہ الا اللہ، فامر بالمعرفۃ لا بالظن و التقلید۔ ترجمہ: کسی امام یا عالم کی بات بغیر دلیل و تحقیق کے آنکھیں بند کر کے قبول کرنا تقلید کہلاتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس نے یہ بات کہاں سے لی اور کس سے لی ہے۔ ایسا اندھا مقلد جاہل اور علم سے کورا ہے۔ پھر آپ نے اس کی دلیل میں قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی "فاعلم انہ لا الہ الا اللہ" یقین جانو کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالٰی نے انسان

کو معرفت اور تحقیق کا حکم دیا ہے نا کہ ظن اور تقلید کا (فقہ اکبر لامام ابو حنیفہؒ طبع مصر ص۱)
اور تقلید کا لفظ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر گھٹیا اور ناپسندیدہ ہے کہ پورے
قرآن مجید میں یہ لفظ انسانوں کے لیے کہیں بھی نہیں برلا گیا بلکہ چوپاؤں اور جانوروں
کے لیے یہ لفظ بولا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

یا ایھا الذین آمنوا لا تحلوا شعائر اللہ و لا الشھر الحرام و لا الھدی
و لا القلائد ؛ ترجمہ : اے ایمان والو ! اللہ تعالیٰ کی نشانیوں حرمت والے
مہینوں اور قربانی کے ان جانوروں کی بے حرمتی نہ کرو جن کے گلے میں پٹے ڈال کر انہیں
بیت اللہ کی طرف بھیجا جا رہا ہے (سورۃ المائدہ آیت ۲)

اسلام میں تقلید کب داخل ہوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے "خیر القرون قرنی
ثم الذین یلونہم" یعنی سب سے بہترین زمانہ میرا ہے اس کے بعد صحابہؓ کا پھر اس
کے بعد تابعینؒ کا (مشکوٰۃ) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد
صحابہؓ اور تابعینؒ کسی متعین اور خاص امام کی تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ تمام مسلمان
قرآن و حدیث سے راہنمائی لیتے تھے۔ ان کے بعد آئمہ اربعہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام
مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ علیہم اجمعین بھی قرآن و حدیث کے
متبع تھے اور وہ کسی کے بھی مقلد نہیں تھے نہ ان کے دور میں کسی خاص امام کی فقہ چلتی
تھی اس وقت کوئی حنفی تھا نہ مالکی اور کوئی شافعی تھا نہ حنبلی۔ تقلید اسلام میں چوتھی
صدی ہجری کے بعد داخل ہوئی جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اس بات کا برملا اظہار فرماتے ہیں "ان اھل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا

مجتمعین علی التقلید الخاص علی مذهب واحد، والتفقه له فیه والحکایة له ..... فبعد هذه القرون کان ناس اٰخرون ذهبوا یمینا وشمالا انهم اطمأنوا بالتقلید ودبّ التقلید فی صدورهم دابیب النمل وهم لا یشعرون .... لا یمیزون الحق من الباطل .... ظهرت هذه المذاهب ومتعصبوها من المقلدین احدهم یتبع امامه مع بعد مذهبه عن الادلة مقلداً له فیما قال کانه نبی ارسل وهذا نائ عن الحق بعد عن الصواب لا یرضیٰ به احد من اولی الالباب" ترجمہ! چوتھی صدی ہجری تک کے مسلمان کسی خاص شخص کی تقلید نہیں کرتے تھے اور نہ ہی وہ کسی خاص فقہ کے پابند تھے اس کے بعد ایسے نالائق قسم کے لوگ آئے جنہوں نے قرآن و حدیث کا سیدھا راستہ چھوڑکر دائیں اور بائیں ٹیڑھے راستوں پر چلے اور تقلید پر ایسے دل جماکر بیٹھے کہ وہ ان کے ذہنوں میں چیونٹی کی چال چل کر آہستہ آہستہ ایسی گھسی کہ وہ حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو گئے اور یہ فرقے بندیاں وجود میں آئیں نیز ہر فرقے میں ایسے متعصب قسم کے مقلد بھی پیدا ہو گئے جو اپنے امام کی ہر بات کی ایسی شدت سے تقلید کرتے گویا کہ وہ کوئی پیغمبر ہو۔ (نعوذ باللہ) ان کا یہ طریقہ دینِ حق سے دور ہٹ جانے کے رویہ پر صریح دلالت کرتا ہے (حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ صـ ۱۲۲ تا صـ ۱۲۴ باب حکایۃ حال الناس قبل مائۃ الرابعۃ) حضرت شاہ ولی اللہ کی ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ اسلام کی پہلی تین صدیوں میں تقلید کا نام و نشان تک نہ تھا اس وقت لوگ صرف مسلمان تھے

یہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری نسبتیں اس وقت نہیں تھیں اس وقت لوگ صرف قرآن و حدیث کی اتباع کرتے تھے یہ فرقے بندیاں بعد کی پیداوار ہیں۔

قرآن مجید میں تقلید کی مذمت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی اور اپنے نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے ان دونوں ہستیوں کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی تقلید کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جاہل، بے عقل اور شیطان کا پیروکار تک کہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں (۱) "واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون" ترجمہ: جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس قرآن مجید کی تابعداری کرو جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اپنے باپ دادا کے دین کی تابعداری کریں گے اگرچہ ان کے باپ دادا بے عقل اور گمراہ بھی کیوں نہ ہوں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۷۰) (۲) واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ آباءنا اولو کان آباؤھم لا یعلمون شیئا ولا یھتدون" ترجمہ: جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اس قرآن مجید کی تابعداری کرو جو اللہ نے رسول ﷺ کی طرف اُتارا ہے تو وہ جواب دیتے ہمیں باپ دادا کا دین ہی کافی ہے اگرچہ ان کے باپ دادا لاعلم اور گمراہ بھی کیوں نہ ہوں (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۴) (۳) واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا اولو کان الشیطن یدعوھم الی عذاب السعیر ترجمہ: جب ان سے کہا جاتا کہ کتاب اللہ کی تابعداری کرو تو وہ جواب

دیتے بلکہ ہم باپ دادا کے دین کی تقلید کریں گے اگرچہ ان کو شیطان جہنم کی طرف بھی کیوں نہ بلاتا ہو (یہ پھر بھی اللہ اور اس کے رسول کا راستہ نہیں اپنائیں گے بلکہ باپ دادا کا گمراہ راستہ اپنا کر سیدھا جہنم میں جانے کے لیے تیار ہیں۔)

ان آیات کے علاوہ اور بہت سے مقامات پر پہلی اُمتوں کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب ان سے رسولوں نے کہا ہماری تابعداری کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ " اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ و نذر ما کان یعبد آباؤنا "، کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے ان کو چھوڑ دیں۔ (الاعراف آیت ۷۰) یعنی سابقہ اُمتوں نے بھی اپنے اپنے رسولوں کو یہی جواب دیا کہ ہم آباء و اجداد کا طریقہ چھوڑ کر تمہاری اتباع ہرگز نہیں کریں گے۔

حدیث شریف میں تقلید کی مذمت

(۱) عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ہر خطبہ کے ابتداء میں ارشاد فرماتے سب سے بہترین کتاب قرآن مجید اور سب سے اچھا راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے (۲) عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فی حدیثہ) فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری مسلم) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد گرامی ہے جس نے میرا طریقہ چھوڑ دیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

(۳) عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔

ترجمہ: آپ نے ارشاد فرمایا جس نے میری سُنت سے محبت کی اُس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ترمذی) (۴) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل اُمتی یدخلون الجنۃ الامن ابیٰ قیل ومن ابیٰ قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی۔

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام اُمت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا، پوچھا گیا کون انکار کرتا ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا انکار کیا۔ (بخاری ومسلم) (۵) عن مالک بن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ ترجمہ: آپؐ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول (مؤطا امام مالک مرسلاً) ٦۔ عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنے پروردگار

کی قسم اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں اور تم اس کی تابعداری کرنے لگ جاؤ اور میرا طریقہ چھوڑ دو تو یقیناً تم اس وقت گمراہ ہو جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

آئمہ اربعہ کا فرمان مقلدین کے نام کہ ہماری تقلید نہ کی جائے

سیدنا امام ابو حنیفہؒ کا فرمان "قال ابو حنیفۃ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی"

ترجمہ: جو شخص میرے فرمان پر دلیل (قرآن وسنت) سے نہ جانتا ہو اس کو میرے قول پر فتویٰ دینا حرام ہے (میزان شعرانی جلد ۱ ص ۴۸) ۲۔ سئل ابو حنیفۃ اذا قلت قولاً وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ ثم قال واذا قلت قولاً وحدیث رسول اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول اللہ ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ کا قول قرآن مجید اور حدیث رسول کے خلاف ہو تو پھر ہم کس پر عمل کریں آپ نے فرمایا قرآن وسنت کے مقابلے میں میرے فرمان کو دیوار پر دے مارو (عقد المجید ص ۴۵ مصنف عبد الحی حنفی لکھنوی) ۳۔ قال ابو حنیفۃ لایحل لاحد ان یاخذ بقولی مالم یعلم من این قلتہ ونہی عن التقلید وندب الی الدلیل، ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کسی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ میرے قول پر عمل کرے جب تک یہ یقین نہ کرلے کہ میں نے یہ بات کس دلیل کی بنا پر کہی ہے۔ اور آپ تقلید سے منع کرتے اور دلیل کی ترغیب دیتے تھے (مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص ۹)

حضرت امام مالکؒ کا فرمان

کان الامام مالک یقول ما من احد الا ومأخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ: امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی قابلِ حجت ہے ان کے علاوہ ہر ایک کی بات ماننے کے قابل بھی ہے اور مسترد کیے جانے کے بھی۔ امام مالک کے اس فرمان نے تقلیدِ جامد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔

حضرت امام شافعیؒ کا فرمان

وکان شافعی یقول اذا صح الحدیث فھو مذھبی واذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث واضربوا بکلامی الحائط لا تقلدنی۔ ترجمہ: آپؒ نے فرمایا صحیح حدیث میرا مذہب ہے اور میرا جو قول حدیث کے خلاف ہے اس کو دیوار پہ مار کر حدیث پر عمل کرو اور میری تقلید قطعاً نہ کرنا۔ (عقد الجید صہ ۴۹)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا فرمان

وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ و رسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدنّ مالکاً ولا اوزاعی، ولا نخعی وغیرھم وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ ترجمہ: حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرمایا کرتے تھے نہ میری تقلید کرو نہ مالک کی نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور ان کے علاوہ نہ کسی دوسرے کی بلکہ تمام مسائل میں ادھر ہی رجوع کرو جہاں سے ان بزرگانِ دین نے مسائل اخذ کیے ہیں۔
(عقد الجید صہ ۵۲)